رسائل و مسائل

موت فوت کی رسوم

مولانا عبدالمالک صاحب - منصورہ - لاہور

سوال :- گزارش ہے کہ ہماری برادری مندرجہ ذیل مسائل پر معلومات چاہتی ہے مہربانی کر کے قرآن و حدیث کے مطابق جواب ارسال فرمائیں - نوازش ہوگی -

۱- برادری میں اگر کوئی فرد انتقال کر جائے - مقامی شہر کے اور دوسرے شہروں کے رشتہ دار اس کے جنازے میں شریک ہونے کی کوشش کرتے ہیں بعد دفن کے تین دن سوگوار کے گھر گزارتے ہیں - کیا سوگوار کے گھر تین دن رہنا جائز ہے؟

۲- اس دوران شہر کے رشتہ دار اپنے اپنے گھروں سے کھانا لا کر سوگوار اور مہمان کو کھلاتے ہیں اور آپ خود بھی ساتھ کھاتے ہیں - یہ خدمت دو تین دن تک جاری رہتی ہے - کیا لوگوں کا کھانا مرحوم کے گھر کھانا جائز ہے ؟

۳- ساڑھے بارہ کلوگرام بھنے ہوئے چنے کے ایک ایک دانے پر کلمہ پڑھا جاتا ہے اور پورا قرآن شریف ختم کیا جاتا ہے تیسرے دن سوا لاکھ کلمہ اور پورا قرآن شریف مرحوم کو بخشا جاتا ہے - کیا اس عمل سے مرحوم کو ثواب ملے گا ؟

۴- اس کے بعد ایک وقت کا کھانا نزدیکی رشتہ دار اجتماعی طور پر پکاتے ہیں خرچ برابر برابر تقسیم کر کے ادا کرتے ہیں اور کھاتے ہیں سوگوار اور مہمانوں کے علاوہ شہر کے رشتہ داروں کو بھی شریک کرتے ہیں - اگر اتفاق سے کوئی رشتہ دار سے حصہ نہ ملے تو سخت ناراض ہوتے ہیں - اور حصہ دینا اپنا حق سمجھتے ہیں - یہ

کھانا عام طور پر گوشت روٹی ہوتا ہے۔ لیکن کئی اصحاب اس کھانے کو ناجائز کہتے ہیں اور کھانے سے انکار کرتے ہیں۔ کیا اجتماعی کھانا ناجائز ہے؟

۵ــ سوگوار کے گھر کا پانی تو استعمال کر لیتے ہیں، مگر چائے، پان اور سگریٹ وغیرہ استعمال نہیں کرتے خواہ بازار سے لا کر دیں۔ یہ پابندی مرحوم کے انتقال کے وقت سے ۷۲ گھنٹے تک جاری رہتی ہے۔ کیا سوگوار کے گھر کا پانی استعمال کرنا جائز ہے؟

جواب: جواب درج ذیل ہے:۔

اــ مسلمان بھائی کے جنازے میں شرکت کرنا اسلامی اخوت کا تقاضا ہے مسلمان بھائی کا حق ہے۔ جنازے میں شرکت کرنے کی حتی الامکان کوشش کرنی چاہیے۔ لیکن جنازے میں شرکت اور تعزیت کے بعد اپنے اپنے گھروں کو چلے جانا چاہیے۔ میت کے گھر میں ٹھہرے رہنا اور جمع رہنا مناسب نہیں ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی رد المحتار میں فرماتے ہیں۔

"وفی الامداد وقال کثیر من متاخری ائمتنا یکرہ الاجتماع عند صاحب البیت ویکرہ الجلوس فی بیتہ حتی یاتی الیہ من یعزی بل اذا فرغ ورجع الناس من الدفن فلیتفرقوا ویشتغل الناس بامورھم وصاحب البیت بامرہ" (جلد ۲ ص ۲۴۱)

(صاحب خانہ کے پاس اجتماع مکروہ ہے اور اس کا گھر میں بیٹھ جانا کہ لوگ اس کے پاس تعزیت کے لیے آئیں، مکروہ ہے بلکہ جب وہ فارغ ہو جائے اور لوگ میت کو دفن کر کے واپس آ جائیں تو منتشر ہو جانا چاہیے۔ لوگ اپنے کام کریں اور صاحب خانہ اپنا کام۔)

اس لیے میت کو دفنا دینے کے بعد میت کے گھر میں ٹھہرنے کو ایک رسم بنا لینا درست نہیں ہے۔ بلکہ اپنی اور گھر والوں کی سہولت کو مدنظر رکھ کر کسی رسم کے بغیر ٹھہرنے یا چلے جانے کا پروگرام

بنانا چاہیے[1]۔

۲۔ میت کے گھر والوں کو ایک دن رات کا کھانا کھلانے کا انتظام پڑوسیوں اور دُور کے قرابت داروں کو کرنا چاہیے۔ جیسا کہ ردّ المحتار میں ہے ۔

"ویستحب لجیران اھل البیت والاقرباالا باعد تھیئة طعام یشبعھم یومھم ولیلتھم" (ج ۲ ص ۲۴۰)

(وہ قرابت دار جو دوسرے شہروں سے چل کر آئے ہوں، ان کے کھانے کا انتظام بھی اس میں شامل ہونا چاہیے۔ کیونکہ اُن کے لیے دُور دراز سے سفر کر کے آنے کے بعد فوری طور پر واپس جانا ممکن نہیں ہوتا۔)

اس سے معلوم ہوا کہ اہل خانہ اور قریبی رشتہ داروں کے لیے ایک دن رات کے کھانے کا انتظام کرنا چاہیے۔ بعد میں گھر والے خود اپنا انتظام کریں۔

۳۔ میت کے قرابت دار اور دوست بلا اُجرت قرآن پاک یا کوئی اور چیز پڑھ کر اس کا ثواب میت کو پہنچائیں تو فقہاء احناف اور دیگر متعدد فقہاء کے نزدیک میت کو ثواب پہنچتا ہے (بشرطیکہ اللہ تعالیٰ اُس کو ثواب پہنچا دے کہ وہ اس کا اہل ہو۔) اس لیے کہ ایک تو اُجرت دے کر پڑھانے پر ثواب نہیں پہنچتا اور غیر ضروری قیود لگا کر پڑھنے کو معمول بنانا جیسے کہ چنوں پر پڑھنے کا معمول ہے، درست نہیں ہے۔ جبکہ ہر طرح سے ثواب پہنچ سکتا ہے تو پھر اپنی طرف سے پابندیاں لگانا کیا معنی رکھتا ہے۔

---

[1] کسی گھر سے تعلق رکھنے والے ماں باپ، چچا تایا، ماموں بیٹے بیٹیاں، داماد بہوئیں وغیرہ تو گویا اسی گھر کے افراد ہوتے ہیں وہ جب تک ضرورت ہو رُک سکتے ہیں، خاص طور پر اہل خانہ کی خواہش پر ان کی بعض ضروریات کے لیے، مثلاً بعض رُکے ہوئے کاموں کی انجام دہی کے لیے، کسی بیمار کے علاج معالجے کے انتظام و تیمار داری کے لیے، اگر چند روز کھانا پکانے اور انتظامات کرنے کی ضرورت ہو تو بہن بھائی، بھتیجے بھانجے، چچا، تایا، پھوپھی وغیرہ رشتہ دار اسی طرح کے موقعوں پر کام آسکتے ہیں۔ (ف۔ م)

۴ ـــ میت والوں کے گھر میں اجتماعی کھانے کا پروگرام بنانا بھی ایک رسم ہے جس کی کوئی شرعی دلیل نہیں ہے۔ شریعت میں صرف ایک دن رات کے کھانے کا انتظام کرنے اور وہ بھی اہل خانہ اور اس کے مہمان رشتہ داروں کے لیے، کی ہدایت ہے۔

۵ ـــ سوگوار کے گھر کا پانی چائے وغیرہ قبول نہ کرنا اور اسے رسم بنانا درست نہیں ہے۔ الغرض بلاضرورت ٹھہر جانے کی رسم ڈالنا بھی ٹھیک نہیں ہے۔ اور تعزیت کے لیے آنے والوں کو پانی وغیرہ کی ضرورت پیش آئے تو وہ سوگوار کے گھر سے پی سکتے ہیں، اس کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

(بقیہ سود، مرابحہ اور مارک اپ)

تلاش کرنے سے نہیں ہو سکتی۔

اس وقت آغاز کار میں اگر اجتہاد کے نام پر تقلیدی فکر اور رتو مزاج معاملات میں دخیل ہو گیا تو پھر عزیمت کو تو کبھی یہاں راستہ نہ مل سکے گا۔

اس مختصر نوٹ کے ساتھ میں مرابحہ اور مارک اپ کے سسٹم کے متعلق آپ کے نقطۂ نظر کی تائید کرتا ہوں، البتہ اس سسٹم کی تفصیلات اور کچھ فقہی نکات اور صحیح اسلامی بنکنگ سسٹم کے خطوطِ کار پر ایک مفصل مقالہ کی ضرورت ہے، خدا جلد وقت، قوت اور توفیق دے۔

تحریکی لٹریچر میں خوب صورت اضافہ

یادوں کی امانت

سید عمر تلمسانی

ترجمہ: حافظ محمد ادریس

مجلد مع ڈسٹ کور ـــ صفحات: ۵۱۲ قیمت ۷۰/- روپے

البدر پبلی کیشنز۔ ۲۳۔ راحت مارکیٹ، اردو بازار، لاہور